بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ✦ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ
الفضل
ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ڈاک ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ اتوار ۴ جمادی الثانی ۱۴۰۳ھ - ۲۰ امان ۱۳۶۲ ہش - ۲۰ مارچ ۱۹۸۳ء نمبر ۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۹ امان / مارچ - حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بدستور خراب چلی آ رہی ہے۔

احبابِ کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحتِ کاملہ عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت مولوی محمد دین صاحب زندگی کے آخری سانس تک داعی الی اللہ رہے

وہ ایک ایسا وجود تھا جو خدا کی راہوں میں بچھ کر چلتا تھا

صدر صدر انجمن احمدیہ حضرت مولوی محمد دین صاحب کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشادات

حضرت مولوی صاحب کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ کی قراردادِ تعزیت

حضرت مولوی محمد دین صاحب مرحوم صدر صدر انجمن احمدیہ کی وفات پر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ نے مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت پاس کی ہے

"ممبران صدر انجمن احمدیہ کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر - صدر انجمن احمدیہ پاکستان کے سانحہ ارتحال پر دلی رنج اور گہرے صدمہ کے اظہار کیلئے منعقد ہوا۔

حضرت مولوی صاحب کی رحلت سے ہم ایک مستجاب الدعوات ایک نہایت مخلص خادم سلسلہ کے بے نفس واقف زندگی - شفیق و خلیق وجود سے محروم ہو گئے ہیں جس کی کمی آئندہ دیر تک محسوس ہوتی رہے گی۔

حضرت مولوی صاحب اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے جہاں گفتار و کردار میں اسلامی تعلیمات کا حسین مرقع تھے وہاں آپ اللہ تعالیٰ کی راہ میں استقامت کا اعلیٰ نمونہ بھی تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل کے تحت ۱۹۰۱ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام کے مبارک ہاتھوں پر بیعت کرنے کی سعادت بخشی جبکہ آپ کی عمر قریباً ۲۰ سال تھی یہ بیعت کس قدر سچائی اور فدائیت کی روح سے لبریز تھی اس کا منہ بولتا ثبوت وہ طویل عرصۂ حیات ہے جو مشیتِ ایزدی کے تحت آپ کو تادم واپسیں نصیب ہوا۔ قرآن کریم کی بیان فرمودہ حقیقت

اَمَّا مَا یَنْفَعُ النَّاسَ فَیَمْکُثُ فِی الْاَرْضِ

کے آپ صحیح مصداق تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے قریباً ۱۰۲ سال کی طویل عمر آپ نے پائی اور اس کا ہر لمحہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی خاطر آپ نے صرف کیا اور انہی حقوق کی کما حقہٗ بجا آوری کے جذبہ سے آپ نے اپنی طرزِ زندگی کو اسلام کے بیان کردہ احکام کے مطابق سادگی سے بسر کیا۔ ہر قسم کے تکلف اور تصنع سے آپ کوسوں دور رہے اور اپنی تمام تر توجہات کو فرائض کی بجا آوری اور دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں عمر بھر مرکوز رکھا

آپ ۱۹۰۳ء میں اپنے وطن لاہور سے ہجرت کر کے قادیان میں اپنے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدموں میں دھونی رما کر بیٹھ گئے اور ہمیشہ کیلئے یہیں کے ہو گئے۔

ستمبر ۱۹۰۷ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب وقفِ زندگی کی پہلی منظم تحریک شروع فرمائی تو اپنے آقا کی آسمانی آواز پر دل و جان سے لبیک کہنے والے ابتدائی تیرہ خوش نصیبوں میں آپ کا ساتواں نمبر تھا۔ جن کی درخواست پر حضرت امام ہمام علیہ السلام نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا

"نتیجہ نکلنے کے بعد اس خدمت پر لگ جائیں"

آپ اس وقت علیگڑھ میں زیر تعلیم تھے اور وہاں سے فراغت پر آقا کے ارشاد کی تعمیل میں خدمت پر ایسے لگے کہ آخری سانس تک بفضلِ ایزدی اپنے عہدِ وقف کو عمدگی اور وفا شعاری سے نبھایا۔

حضرت مولوی صاحب کی طویل زندگی کا معتدبہ حصہ علم کے میدان میں گذرا جب خود طالب علم تھے تو ہمیشہ امتحانات میں امتیازی کامیابی حاصل کر کے وظائف کے مستحق قرار پاتے رہے اور جب عملی زندگی میں قدم رکھا تو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے اعلیٰ تعلیمی اداروں کی سربراہی کا اعزاز آپ کو حاصل ہوا۔

باقی صفحہ ۸ پر

ربوہ: ۱۸ امان / مارچ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مستقبل قریب میں ربوہ میں رہائش کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ربوہ میں خالی پلاٹ کے مالکان کو ہدایت کی ہے کہ وہ چھ ماہ کے اندر اندر اس پلاٹ پر مکان تعمیر کرنا شروع کر دیں یا درخواست دے کر مزید مہلت حاصل کریں ورنہ ان سے یہ پلاٹ واپس لے لیے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا یہ پلاٹ ۳۰ سال قبل اس شرط پر دیئے گئے تھے کہ ان پر ایک مقررہ مدت میں مکان تعمیر کیے جائیں گے وہ مدت سالہا سال گزرے ختم ہو چکی ہے اس لیے اب ان پلاٹوں کے مالکان کا ان پلاٹوں پر کوئی اخلاقی قانونی یا شرعی حق باقی نہیں رہا۔

حضور نے دوسری بات یہ بیان فرمائی کہ اہل مذہب کو ہمیشہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے دنیا انہیں تباہ و برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن لیکن ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کو چھوڑا ہو ایسا کبھی نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ اس کے لیے دعاؤں سے کام لیں۔ حضور نے بڑے جلال سے فرمایا میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اللہ کی نصرت آپ کو کبھی نہیں چھوڑے گی۔ احمدیت کے غلبے کی تقدیر اٹل ہے اس نے ہو کر رہنا ہے دنیا کی کوئی طاقت ایسی نہیں جو اس کو بدل سکے

باقی صفحہ ۸ پر

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

کی صحت کے متعلق خصوصی دعا کی تحریک

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی فرماتی ہیں:

میرے داماد عزیزم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کا امریکہ میں دل کا اپریشن جمعرات ۱۷ مارچ ۱۹۸۳ء کو کامیابی سے ہو گیا ہے الحمد للہ دل میں تین بائی پاس بنائے گئے ہیں طبیعت بہتر ہے۔ احباب کرام سے خصوصی درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت یابی کے باقی تمام مراحل تیزی سے طے فرمائے اور صاحبزادہ صاحب موصوف جلد تر صحت یاب ہو کر وطن تشریف لائیں۔ آمین

لجنہ ربوہ کا

جلسہ یوم مسیح موعود

انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳ مارچ بروز بدھ شام ساڑھے تین بجے بالمقابل لجنہ مرکزیہ میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوگا۔ مستورات ربوہ زیادہ سے زیادہ جلسہ میں شامل ہو کر کارروائی جلسہ سنیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناصرہ بیگم صدر لجنہ ربوہ مقامی)

۱۶ سولہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ

سولہواں آل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۲، ۲۳، ۲۴ اور ۲۵ مارچ ۱۹۸۳ء کو مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ۔ اس میں شرکت کرنے کے لیے پاکستان بھر کی نامور ٹیموں کی طرف سے اطلاع مل چکی ہے۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح انشاء اللہ ۲۲ مارچ کی صبح ۸ بجے باسکٹ بال گراؤنڈ میں ہوگا۔

(صدر ٹورنامنٹ آرگنائزنگ کمیٹی - ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ - پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبدالحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ - قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ

۲۰ امان ۱۳۶۲ ہش

اسلام کی صداقت کو آشکار کرنیوالا مہتم بالشان نشان

مامورین الٰہی جب اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث کئے جاتے ہیں تو وہ شروع میں ظاہری لحاظ سے بہت کمزور اور بے بضاعت ہوتے ہیں جبکہ ان کے مخالفوں کو اکثریت میں ہونے کی وجہ سے بے پناہ قوت اور ظاہری دولت و عظمت حاصل ہوتی ہے جو انہیں گھمنڈ میں مبتلا کر دیتی ہے۔ وہ یہی دعوے کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انہیں قوت و طاقت اور دولت و عظمت میں ترقی پر ترقی دیتا چلا جائے گا لیکن بالآخر ہوتا اس کے بالکل اُلٹ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مامورینِ الٰہی کو اپنے مخالفین کے ہاتھوں ناقابلِ بیان تکالیف اٹھانی اور مصیبتیں جھیلنی پڑتی ہیں لیکن ان تمام تر تکالیف اور مصائب کے باوجود آخر کار ہوتا یہی ہے کہ مامورینِ الٰہی اور ان کے قلیل التعداد اور کمزور و بے بضاعت ساتھی رفتہ رفتہ ترقی کرتے چلے جاتے ہیں اور ان کے مخالفین دن بدن کمزور ہوتے اور حق کو مٹانے کے عزائم میں ناکام ہوتے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ حق کے غالب آنے سے ان کا سارا گھمنڈ خاک میں ملے بغیر نہیں رہتا۔

تمام انبیاء ماسبق کی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی ہی صورتِ حال کا سامنا کرنا پڑا کفارِ مکہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے معدودے چند صحابہؓ کو تعذیب کا نشانہ بنا رہے تھے تو اس کے پس پردہ ان کا یہی گھمنڈ کارفرما تھا کہ ہم تعداد اور قوت میں بہت زیادہ ہیں۔ ہم مسلمانوں کو پنپنے اور سر اٹھانے ہی نہیں دیں گے۔ یہاں تک کہ وہ ہمارے آبائی مسلک کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان کے اس گھمنڈ اور اس کے حشر کا بہت تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ کفار مکہ کے گھمنڈ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝

(مریم آیت ۷۴)

ترجمہ:۔ جب ہماری روشن آیات ان کو سنائی جاتی ہیں تو کافر مومنوں سے کہتے ہیں۔ ہم دونوں فریقوں میں سے کس کا مقام بہتر ہے اور کس کے ہم جلیس (یعنی ساتھی) اچھے ہیں۔؟

اللہ تعالیٰ نے ان کے اس گھمنڈ اور مزعومہ کامیابیوں سے متعلق ان کی خوش فہمیوں کا جواب دیتے ہوئے فرمایا:۔

وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ۭ فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّاَضْعَفُ جُنْدًا ۝ وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى ۭ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا ۝

(مریم آیات ۷۵ تا ۷۷)

ترجمہ:۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہم ان سے پہلے کتنی ہی نسلوں کو ہلاک کر چکے ہیں جو کیا بلحاظ اسباب اور کیا بلحاظ ظاہری شان و شوکت ان سے بہتر تھیں۔ اے رسول! تو ان سے کہہ جو لوگ گمراہی میں گرفتار ہوتے ہیں۔ خدا انہیں (حسب) لمبی ڈھیل دیتا ہے۔ لیکن جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے خواہ وہ عذاب ہو یا قیامت تو جان لیں گے کہ کس کا مقام بُرا ہے اور کس کے ساتھی کمزور ہیں۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کی مثال بیان فرماتا ہے جو پرلے درجہ کا دنیادار تھا وہ اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتا چلا گیا۔ پھر بھی وہ سمجھتا یہ تھا کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے ٹھیک کر رہا ہے، خدا تعالیٰ اس کے اس فعل سے خوش ہو کر اسے اور زیادہ مال دے گا اور اسے مزید اولاد سے نوازے گا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ایسا شخص بہت بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہے۔ سمجھ وہ یہ رہا ہوتا ہے کہ خدا اسے مزید نعمتیں عطا کرے گا لیکن خدا تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کے نتیجہ میں اسے عذاب میں مبتلا کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ عذاب جلد دور نہیں ہوتا بلکہ لمبا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس مثال سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو یہ باور کرایا کہ یہی حشر کفارِ مکہ کا ہوگا۔ امید وہ یہ لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ حق کو مٹانے میں کامیاب ہو جائیں گے لیکن ہوگا یہی کہ انہیں ایک ایسے عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا جس کا سلسلہ دراز سے دراز تر ہوتا چلا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ بالکل مغلوب ہو جائیں گے اور حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ غالب آجائے گا۔

خدا تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ مخالفینِ حق کو ان کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر جلد نہیں پکڑتا بلکہ انہیں ڈھیل پر ڈھیل دیتا چلا جاتا ہے تاکہ وہ اپنی ان حرکتوں سے باز آکر حق قبول کر لیں اور حق کی مخالفت کے انجام سے بچ جائیں۔ لیکن جب وہ کسی صورت باز نہیں آتے تو پھر وہ ان پر ایسی گرفت کرتا ہے کہ جس سے رہائی حاصل کرنا ان کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔ ایسا وہ کب کرتا ہے اس کا علم بجز اس کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے صحابہ کرامؓ کو یہ تسلی دی کہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝

(مریم آیات ۸۴ تا ۸۵)

ترجمہ:۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ ہم نے شیطانوں کو کافروں پر مسلط کر رکھا ہے کہ وہ ان کو گناہوں پر اکساتے رہیں۔ پس تو ان کے بارہ میں جلدی نہ کر ہم ان کے دن گن رہے ہیں۔

کفارِ مکہ کے دنوں کی گنتی آخر فتح مکہ کے دن پوری ہوگئی اور غلبہ کے تمام وعدے پورے ہوتے دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لئے۔ ان کی طرف سے مسلمانوں کی تعذیب کا جو طویل سلسلہ شروع ہوا تھا وہ بالآخر فتح مکہ کی شکل میں اسلام کی صداقت کے ایک نہایت مہتم بالشان نشان کے ظہور پر منتج ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا ارشاد اور احباب جماعت کا فرض

(از مکرم عباد اللہ گیانی صاحب مینیجر الفضل ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مبارک دور کے پہلے جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی تقریر میں احباب جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت کو دس ہزار تک پہنچا دیں۔ یہ کوئی مشکل یا کٹھن کام نہیں۔ صرف احباب جماعت کے تعاون اور توجہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کی جملہ امراء صاحبان۔ صدر صاحبان۔ سیکرٹریان اصلاح وارشاد اور مربی حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ منصوبہ بندی کر کے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت الفضل کی اپنی موجودہ تعداد کو دوگنا کر دے تو یہ تعداد آسانی سے پوری ہو سکتی ہے۔ اور ہم اپنے پیارے اور مقدس امام ایدہ اللہ کی اس خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق دے کہ ہم آئندہ جلسہ سالانہ تک الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچا دیں۔ اور اپنے ربّ العزت کے حضور سرخرو ہو سکیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر

صفحات ۱۱۵ تا ۱۱۶

ادارہ الفضل نے مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۸۳ء کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک خصوصی نمبر شائع کیا ہے جو تصاویر کے صفحات کو شامل کرکے جو ۱۰۸ صفحات پر محیط ہے جگہ کی تنگی کی وجہ سے بعض ضروری مضامین شاملِ اشاعت ہونے سے رہ گئے ہیں یہ تمام مضامین اب باری باری شائع کئے جارہے ہیں۔ قارئین کی سہولت کیلئے ایسے مضامین کے اوپر "بسلسلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر" اور اس کے تسلسل میں صفحات کے نمبر دیئے جائیں گے تاکہ جو قارئین ان مضامین کو اکٹھا کرنا چاہیں ان کو سہولت رہے

سیرت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا ایک باب

ایک وفا شعار دوست

محترم چوہدری محمد شریف صاحب
سابق مبلغ بلاد عربیہ و افریقہ غربیہ

ولادت باسعادت

خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد صاحب رحمہ اللہ حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب، مصلح موعود و پسر موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے دوسرے فرزند اور اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں موعودہ ذریت طیبہ کی دوسری نسل کے تیسرے فرد تھے، جو صاحبزادہ نصیر احمد کی وفات کے بعد ۱۵، ۱۶ نومبر ۱۹۰۹ء کی درمیانی رات قادیان، دارالامان میں حضرت ام ناصر رشیدہ بیگم صاحبہ (و بعد ہا محمودہ بیگم صاحبہ) دختر نیک اختر حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب کے بطن سے پیدا ہوئے اور شروع سے ہی اپنی دادی اماں حضرت اماں جان، نصرت جہاں بیگم صاحبہ کی تربیت میں آگئے اور یَنْزِلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَکِ کے مصداق اور اپنے عظیم الشان والمرتبہ والد ماجد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پوری نگرانی اور سایہ عاطفت میں رہے۔ وذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء!

عہد طفولیت

خاکسار مشیئت الٰہی سے سات سال کی عمر میں ۱۹۱۸ء کے موسم گرما میں قادیان پہنچا اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کی دوسری جماعت میں داخل ہوا صاحبزادہ میرزا ناصر احمد صاحب مجھ سے عمر میں سوا دو سال بڑے تھے اور ان ایام میں قرآن شریف حفظ کر رہے تھے۔ قادیان کی احمدی آبادی اس وقت ابھی بہت کم تھی، محلہ دارالعلوم، دارالفضل اور دارالرحمت میں کہیں کہیں، ادھر ادھر، چند مکانات تھے۔ آپ کی رہائش دارالامان میں تھی اور ہمارا غریب خانہ بھی ادھر ہی بن گیا تھا۔ اس لیے اکثر آپ کو دیکھنے کا موقعہ ملتا رہتا تھا۔ ان ایام میں آپ کی بھولی بھالی اور بہت پیاری شکل تھی اور آخر تک آپ کا یہی حسن قائم رہا نہایت سفید لباس ہوا کرتا تھا اور رنگ بھی آپ کا اصل مغلوں کی طرح گورا تھا، سر پر رومی ٹوپی پہنتے تھے باجماعت نمازوں میں بھی باقاعدہ مسجد اقصیٰ و مبارک میں شامل ہوا کرتے تھے۔ آپ کے بچپن کے مشاغل میں فٹ بال شامل تھا جو عموماً آپ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی گراؤنڈ میں کھیلا کرتے تھے اور دیگر معمولی کھیلوں کے لیے آپ کے بزرگ دادا حضرت اقدس کا باغ تھا۔ ذرا بڑے ہونے پر ہوائی بندوق کے ساتھ پرندوں کا شکار بھی کھیلا کرتے تھے۔ آپ کی اس زمانہ کی معصوم شکل و شباہت کا اندازہ کتاب "اسلامی نماز" (انگریزی) سے بھی لگایا جاسکتا ہے جو حضرت مصلح موعود نے نومسلموں کے لیے لکھی تھی اور نماز کی حرکات و سکنات کو واضح کرنے کے لیے آپ کے فوٹوز بھی اس میں لگائے گئے تھے۔

آغازِ شباب

قرآن شریف حفظ کر لینے کے بعد آپ ماہِ رمضان میں مسجد اقصیٰ میں نماز تراویح بھی مولوی فاضل کے امتحان تک پڑھاتے رہے۔ آپ کی آواز ایسی دلکش اور قرأت ایسی صحیح اور عمدہ تھی کہ قادیان کے بیرونی محلوں سے بھی کثرت سے تراویح پڑھنے والے مرد اور عورتیں اس میں شامل ہوا کرتے تھے۔ رمضان کے دنوں میں روزانہ حضرت حافظ روشن علی صاحب (مرحوم و مغفور) خوش الحانی سے کھڑے ہو کر تلاوت فرما کر ایک پارہ کا درس دیا کرتے تھے جس کی حلاوت و شیرینی سے حصہ لینے والے شاید اب بہت تھوڑے لوگ باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے (جو اس وقت میاں ناصر کے نام سے یاد کیے جاتے تھے) قرآن شریف حفظ کرنے کے ایام میں قادیان میں حفظ قرآن کا صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے آج کل کی طرح، کوئی باقاعدہ انتظام نہیں تھا حضرت مصلح موعود نے آپ کو قرآن شریف حفظ کروانے کے لیے ایک نہایت ہی اعلیٰ و مخلص حافظ قرآن حافظ معین الدین صاحب کو (جو نابینا تھے اور عام طور پر انہیں اندھا دھند تیز چلنے اور تیز پڑھنے کی وجہ سے حافظ ریل کہا جاتا تھا اور بڑے پُرجوش اور جوشیلی طبیعت رکھتے تھے اور قرآن شریف کی قرأت میں غلطی کی سزا بڑی سخت دیا کرتے تھے) غفر اللہ لہم مامور کر رکھا تھا اور حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم اور حافظ فیض اللہ صاحب بھی آپ کے رفقاء حفظ تھے۔ عام طور پر مسجد اقصیٰ میں منارۃ المسیح کے چبوترہ پر یہ کلاس حفظ ہوا کرتی تھی۔ ابھی آپ نے قرآن شریف مکمل حفظ نہیں کیا تھا کہ حضرت حافظ معین الدین صاحب وفات پاکر بہشتی مقبرہ میں مدفون ہو گئے اور بقیہ قرآن شریف آپ نے حافظ سلطان حامد صاحب ملتانی مرحوم (بعد ہٗ خسر حافظ محمد رمضان صاحب مرحوم) کی نگرانی میں حفظ کیا۔

حفظ قرآن شریف کے بعد دینی تعلیم کے حصول کے لیے مدرسہ احمدیہ میں داخل ہونا ضروری تھا جس کے لیے اس وقت کم از کم پرائمری پاس ہونا شرط تھی۔ اس لیے آپ کے والد ماجد حضرت مصلح موعود اعلی اللہ مقامہٗ نے آپ کو پرائمری تک کا کورس پورا کرنے کے لیے پرائیوٹ تعلیم کا انتظام کر کے دیا، اور بعض اساتذہ کرام کو اس غرض کے لیے مقرر فرمایا اور اس کے نگران اعلیٰ عربی کی تعلیم کے مدرس حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب (اس وقت منیجر مدرسہ احمدیہ) کو مقرر فرمایا۔ آپ نے یہ کورس بہت جلد مکمل کر لیا اور ہمارے ساتھ مدرسہ احمدیہ کی چوتھی جماعت میں شامل ہو گئے۔ پھر دو دو سال کا کورس ایک ایک سال میں پاس کر کے ہم سے دو سال آگے ہو گئے۔ اس طرح آپ نے ۱۹۲۹ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور ہم نے یہی امتحان ۱۹۳۱ء میں پاس کیا۔ ہم مبلغین کلاس میں منتقل ہو گئے اور آپ بی اے پاس کرنے کے لیے لاہور چلے گئے۔

شباب

دورانِ تعلیم مدرسہ احمدیہ میں جاوا اور سماٹرا (انڈونیشیا) سے عربی اور اسلامیات کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنے والے اولین نوجوان طلبہ (مولوی ابوبکر صاحب ایوب، زینی و حلان، عبدالواحد وغیرہ) بھی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوئے اس لیے ان کے ساتھ بھی محترم صاحبزادہ صاحب کے بہت اچھے تعلقات رفاقت و اخوت پیدا ہو گئے۔ یہ سب فٹ بال کے بہت اچھے کھلاڑی تھے اور صاحبزادہ صاحب علاوہ اور کھیلوں کے فٹ بال کے بھی بہت اچھے کھلاڑی اور ٹیم کے کیپٹن تھے اور آپ کے چھوٹے بھائی صاحبزادہ مبارک احمد صاحب ہاکی کے بہت اچھے کھلاڑی اور ہاکی ٹیم کے کیپٹن تھے۔ اس لیے ان ایام میں مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ نے ان دونوں خلیل القدر بھائیوں کی قیادت میں کھیل کے میدان میں بھی نمایاں حیثیت حاصل کر لی۔ یہاں تک کہ ہم ۱۹۳۲ء میں قادیان سے دہلی اور علی گڑھ تک کے مشہور شہروں میں دن کے وقت مختلف کھیلوں کا مظاہرہ اور رات کے وقت جلسوں میں علمی لیکچرز بھی دے آئے۔

انفرادی کھیلوں میں آپ کو کلائی پکڑنے اور اپنا ہاتھ دوسرے کے ہاتھ سے زورِ بازو سے چھڑانے کی بہت مہارت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی کھیل میں آپ کے ہاتھ کا جوڑ بھی اتر گیا جس کی وجہ سے آپ کو کچھ دیر تک اپنے ہاتھ پر پٹی بھی باندھنا پڑی اور اس کا مستقل نشان بھی باقی رہا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑے وغیرہ کی سواری تو آپ کا خاندانی دستور ہے اور آپ کے والد ماجد نہایت اعلیٰ قسم کے گھوڑے اپنی سواری کے لیے رکھا کرتے تھے۔

خلق و اخلاق

دوسرے کو دوست بنا لینا اور افراد کو جمع کر کے ٹیم یا جماعت بنا لینا اور وفادار دوست بننا آپ کا خاص وصف تھا۔ آپ نے اپنے اسی وصف سے خاکسار کو بھی ۱۹۳۳ء میں اپنا اور صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا دوست بنا لیا اور یہ للّٰہی دوستی ایسی مستحکم ہو گئی جسے دوسرے لفظوں میں للّٰہی اخوت کہا جا سکتا ہے۔ ان ایام میں آپ کی طرف سے دارالمسیح اور دارالانوار میں پُر تکلف اور پُر محبت دعوتیں اور بعض اوقات بڑی بڑی دیر تک سلسلہ گفتگو کا جاری رہنا اب تک یاد ہیں۔ اور اس دوستی کا آخری وقت تک پاس رکھنا اور اتنا لمبا عرصہ گذر جانے کے بعد اس کا عملی ثبوت بھی دیتے رہنا خاص الخاص بندگانِ خدا کا ہی کام ہے!!

میدان علم و عمل

اکتوبر ۱۹۳۴ء میں آپ بی اے پاس کر لینے اور شادی ہو جانے کے بعد بحکم والد ماجد صاحب برضا و رغبت بغرض مشاہدہ احوال یورپین اقوام و ممالک اور حصول مزید اعلیٰ دنیوی تعلیم انگلستان روانہ ہو گئے اور خاکسار میدانِ تبلیغ میں چلا گیا اور پھر ہماری ملاقات اکیس سال بعد ۱۹۵۶ء میں ربوہ میں ہوئی پانچ سال کے بعد میں پھر وقفہ وقفہ کے بعد تین مرتبہ مغربی افریقہ چلا گیا جہاں دس بارہ سال لگ گئے۔ مگر آپ اس سارے عرصہ میں ہمیشہ خاکسار کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتے رہے جیسے ایک وفادار دوست، دوسرے وفادار دوست کے ساتھ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جب میری اپنے وطن سے غیر حاضری میں میرے دو تین بچوں کی شادیاں ہوئیں تو آپ ان میں شرکت بھی فرماتے رہے اور بچوں کو تحفے بھی دیتے رہے۔ ۱۹۶۷ء میں عزیزم عبدالرشید شریف ایم اے نے جو حضور کے شاگردوں میں سے ہے اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا فارغ التحصیل ہے، پی سی ایس کا امتحان دینے کا ارادہ کیا۔ میں نے گیمبیا سے دعا کے لیے حضور کی خدمت میں لکھا۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا کہ میں عزیزم عبدالرشید شریف کے لیے خاص طور پر دعا کروں گا اور حضور ہی کی خاص دعا کی برکت ہے کہ عزیز اس امتحان میں بہت اچھے نمبر لے کر پاس ہو گیا اور حضور کے عہدِ خلافت میں ہی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور پھر ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر ہو گیا۔ فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

خدا کرے کہ ہم عہدِ اطاعت و وفا پر قائم رہیں اور اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہمیشہ ہمارے شاملِ حال رہے۔ آمین۔

اپریل ۱۹۷۱ء میں جبکہ میں گیمبیا میں بطور مبلغ سلسلہ متعین تھا حضور نے پریذیڈنٹ صاحب جمہوریہ گیمبیا سر ڈاکٹر داؤد جوارا کو خاکسار کے ہاتھ ایک نہایت عمدہ بہت قیمتی سیاہ ٹوپی ہدیہ ارسال فرمائی دورانِ ملاقات گفتگو میں میری سیاہ ٹوپی کی قیمت کا ذکر بھی آ گیا جس کی قیمت پانچ روپیہ تھی۔ حضور نے اس وقت اپنی جیب سے پانچ روپیہ کا نوٹ نکال کر فرمایا "یہ آپ میری طرف سے لے لیں۔" میں تو لیتا نہیں تھا لیکن برادرم نسیم سیفی صاحب نے کہا کہ لے لیں حضور عطا فرماتے ہیں! تب میں نے حضور کے ہاتھ سے وہ نوٹ لے لیا اور جزاکم اللہ احسن الجزا کہہ دیا اور یہ نوٹ اب تک میرے پاس بطور تبرک موجود ہے اور پریذیڈنٹ صاحب جمہوریہ گیمبیا نے بھی حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دلی شکریہ ارسال کیا۔

ایک پیشگوئی کا پورا ہونا

گورنر جنرل صاحب گیمبیا، سر الحاج فارمیان محمد سنگھاٹے صاحب مرحوم و مغفور نے ۱۹۶۶ء میں حضور سے وعدہ الٰہی "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" کے مطابق حضرت اقدس خاتم الخلفاء والاولیاء کے کسی مقدس کپڑے کی درخواست کی، تو حضور نے ازراہِ عنایت خاکسار کو قصرِ خلافت میں طلب فرما کر یہ مقدس کپڑا انہیں حضور کی طرف سے ارسال کرنے پر مامور فرمایا۔ جس کی تفصیل رسالہ تحریک جدید بابت نومبر ۱۹۶۹ء میں شائع ہو چکی ہے۔

جون ۱۹۷۷ء سے دسمبر ۱۹۷۹ء تک آپ نے پسند فرمایا کہ خاکسار حضور کے براہِ راست ماتحت سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کے فرائض سرانجام دے خاکسار نے اس عرصہ میں بھی بغور دیکھا کہ آپ نے ہمیشہ اپنی قدیم دوستی کو ملحوظ خاطر رکھا اور مجھے کبھی یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ آپ وفا شعار دوست نہیں یا آپ کی شان اور مرتبہ بہت بلند ہو جانے کی وجہ سے ذاتی دوستوں کی آپ کی نگاہ میں کوئی قدر نہیں!

حضور کا تحفہ

انہی دنوں کی بات ہے کہ میں دفتر میں گیا، وہاں ایک نہایت عمدہ زری دار کلاہ محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضور کی طرف سے ایک نوٹ کے ساتھ میرے میز پر موجود تھا کہ یہ کلاہ حضور ایدہ اللہ نے آپ کیلئے ہدیہ بھجوایا ہے! سبحان اللہ۔ یہ کلاہ بھی اب تک میرے پاس بطور یادگار محفوظ ہے اور خاص مواقع پر نصرت الٰہی اور برکت حاصل کرنے کے لئے اسے پہنتا بھی ہوں۔

ایک دن میں دفتری کام کے سلسلہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا، میں وہاں اپنی عینک بھول آیا۔ میرے بعد اور بھی بہت سے بزرگ ملاقاتی احباب حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب ملاقاتیں ختم ہوئیں تو حضور کے دفتر کے ایک کارکن میری عینک لائے اور کہا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ یہ چوہدری محمد شریف صاحب کی عینک معلوم ہوتی ہے! فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

مجلس نصرت جہاں میں خدمت کے ایام میں خاکسار نے یہ بھی دیکھا کہ حضور معاہدہ کی لفظاً و معنیً پابندی فرماتے اور یہ قابل تقلید نمونہ پیش فرماتے تھے، جب کسی عزیز واقف ٹیچر صاحب یا ڈاکٹر صاحب کی طرف سے یہ درخواست حضور کی خدمت میں پیش ہوتی کہ میرا عرصہ وقف فلاں تاریخ کو ختم ہو رہا ہے اور میں فلاں ملک میں جانا یا اپنے وطن میں واپس آنا چاہتا ہوں تو حضور فوراً بلا تردد اس کی اجازت بذریعہ تار ارسال کر دینے کی ہدایت فرما دیتے اور جب کسی انچارج صاحب احمدیہ میڈیکل مشن یا احمدیہ سکول کی طرف سے کوئی مطالبہ آتا خواہ وہ ہزاروں روپیہ کا ہی کیوں نہ ہو اور ہم اسے بہت زیادہ اور بے ضرورت ہی کیوں نہ سمجھیں۔ حضور بلا پس و پیش اس کی منظوری اور بذریعہ تار اس کی اطلاع دینے کی ہدایت عطا فرما دیتے۔ گویا حضور کے نزدیک اصل اور مقصود بالذات کام کے مقابلہ میں روپیہ کی کوئی حقیقت نہ تھی۔

مجلس نصرت جہاں ہی کی بات ہے۔ کہ حضور ۱۹۷۸ء میں تین ماہ کے لئے یورپ تشریف لے جا رہے تھے مجلس نصرت جہاں کے اخراجات کے لئے ہر ماہ حضور کے دستخطوں سے چیک صادر ہوتے تھے روانہ ہونے سے قبل حضور ہزاروں روپیہ کا چیک لکھ کر خاکسار کو عطا فرما گئے اور فرمایا کہ احتیاط سے خرچ کریں اور خاکسار نے بھی حضور کے ارشاد کی اسی طرح تعمیل کی کہ تین ماہ کے لئے دی گئی رقم کو تقریباً چھ ماہ میں خرچ کیا۔ اس سے حضور کے اعتماد، کشادہ دلی اور تدبر پر بہت اچھی روشنی پڑتی ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

از فرق تا قدم ہر کجا کہ من نگرم
کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا ایں جاست

فجزاہ اللہ عنا احسن الجزاء۔

حضور کی شفقت

خاکسار خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ نو سال تک ربوہ مقدسہ کا منتخب شدہ زعیم اعلیٰ انصار اللہ رہا ہے اور حضور بھی خلیفۃ المسیح الثالث ہونے (نومبر ۱۹۶۵ء) تک مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے صدر رہے ہیں جب ۱۹۶۷ء میں حضور نے خاکسار کو گیمبیا مغربی افریقہ (دوسری مرتبہ) روانہ فرمایا۔ اس وقت بھی خاکسار ربوہ کا زعیم اعلیٰ انصار اللہ تھا۔ محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ (صاحبزادہ میرزا مبارک احمد صاحب) نے حضور سے درخواست کی کہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ زعیم اعلیٰ صاحب کو الوداعی ٹی پارٹی دینا چاہتی ہے حضور نے فرمایا۔ منظور ہے اور مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے بھی اپنی دعاؤں کے ساتھ خاکسار کو الوداع کہا۔

گیمبیا کو دوسری مرتبہ روانگی سے ایک روز قبل بتاریخ یکم فروری ۱۹۶۷ء خاکسار حضور سے الوداعی ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ ملاقات کرنے والے بہت سی جگہوں کے بہت سے احباب تھے، عصر کے بعد کا وقت تھا۔ حضور نے مجھے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے عقبی مسقف حصہ میں ملاقات کے لئے بلا لیا اور حضور کرسی پر رونق افروز ہو گئے چند منٹ تک سب کے حالات وغیرہ دریافت فرما کر دعا کر کے رخصت دیدی اور فرمایا کہ چوہدری محمد شریف صاحب اوپر آ جائیں۔ میں حضور کے ساتھ اوپر بالائی منزل قصرِ خلافت میں چلا گیا حضور نے خاکسار کو چند ہدایات ارشاد فرمائیں جنہیں میں نے اپنی پاکٹ بک میں لکھ لیا ان کے آخر میں حضور نے اپنے دست مبارک سے مندرجہ ذیل ارشاد اپنی قلم سے لکھ کر مجھے دیدیا۔

"اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہمیشہ شاملِ حال رہے اس کی نصرت ملتی رہے۔ روح القدس کی معیت میں کامیاب مجاہدہ کی توفیق نصیب ہو۔ ناصر احمد"

اور دعا کر کے رخصت فرمایا۔

نصرت جہاں سکیم

اس کے تین سال بعد (۱۹۷۰ء میں) حضور مع حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ ہمارے پاس گیمبیا میں (نائیجیریا، غانا اور لائبیریا کا دورہ کرنے کے بعد) تشریف لائے اور گیمبیا کو اپنی دعاؤں، قدموں اور انفاس طیبہ سے برکت بخشی اور "نصرت جہاں ہائی اسکول" کی بنیاد بھی رکھی اور گیمبیا میں ہی اللہ تعالیٰ نے حضور پر "نصرت جہاں سکیم" نازل فرمائی اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر گیمبیا اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک سیرالیون۔ لائبیریا۔ غانا اور نائیجیریا وغیرہ کی نصرت فرمائی ہے اور برکت دی ہے اس کا تذکرہ حضور خود بطور تحدیثِ نعمت اپنی زبان مبارک سے ہر سال جلسہ سالانہ پر فرماتے رہے ہیں اور الفضل کے صفحات میں بھی اس کا ذکر ہوتا رہتا ہے، واللہ یختص برحمتہ من یشاء! ولا رادّ لفضلہ!!

"الفضل کی اشاعت دس ہزار تک پہنچانا ہمارے پیارے آقا کی خواہش ہے — یہ بات یاد رکھئے۔"

لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری آل پاکستان ایتھلیٹکس ٹورنامنٹ

مرتبہ:- محترمہ ثریا خانم بنت محترم رانا منیر احمد خانصاحب۔ ربوہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی تیسری آل پاکستان ایتھلیٹکس ٹورنامنٹ کی تقریب مؤرخہ ۱۶ فروری بروز ہفتہ منعقد ہو کر ۲۰ فروری بروز اتوار بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی ہر ضلع کے جھنڈوں اور دوپٹوں کے رنگ مختلف رکھے گئے تھے تمام کھلاڑی لڑکیاں صبح آٹھ بجے ہی اپنے جھنڈوں سمیت میدان میں کھڑی تھیں۔ ہر ضلع کے جھنڈے اور دوپٹے کا ایک دوسرے سے منفرد اور خوبصورت رنگ میدان کی رونق اور خوبصورتی میں دوچند اضافہ کئے ہوئے تھا شائقین کے لئے سٹیج کی دائیں طرف کرسیاں لگا کر پنڈال بنائی گئی تھی۔ جہاں ساڑھے آٹھ بجے سے ہی عورتوں کی بڑی تعداد پہنچ چکی تھی۔

جونہی مہمان خصوصی حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سٹیج پر تشریف لائیں ۹ بجکر ۲۵ منٹ پر کھیلوں کی باضابطہ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا۔ جو محترمہ مستنصرہ مرزا صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الودود صاحبہ نے ترانہ پڑھنا شروع کیا اور ترانے کی لے کے ساتھ ساتھ مارچ پاسٹ شروع ہوئی جن کی سلامی لینے کے لئے حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ سٹیج کے قریب موجود تھیں۔ مارچ پاسٹ کے بعد گذشتہ سال کی بہترین کھلاڑی محترمہ شمیم افضل صاحبہ نے عہد وفاداری کا حلف اٹھایا۔

۹ بجکر ۳۵ منٹ پر حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی نے کھیلوں کا افتتاح فرما کر کھلاڑی لڑکیوں سے مختصر مگر جامع اور مؤثر خطاب فرمایا کہ زندگی کے ہر شعبہ اور میدان کے کچھ اصول ہوتے ہیں خواہ کھیل کا میدان ہو یا علم کا۔ انہی اصولوں کو اپنا کر ہی جنگیں جیتی جا سکتیں ہیں۔ کھیل کا میدان ایک ٹریننگ ہے اس عالمی جنگ کی تیاری کے لئے جو غلبۂ اسلام کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ کھیلوں کے اصولوں خصوصاً ایمان داری جذبۂ ہمت اور قوتِ برداشت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ زندگی تو چلتا ہوا سلسلہ ہے کبھی فتح ہے کبھی شکست۔ ہارنے والی یہ مت سمجھیں کہ زندگی یہیں ختم ہے بلکہ ہمت کر کے دوبارہ اٹھیں اور مزید جدوجہد اور کوشش سے زندگی کے ہر میدان میں کامیابی حاصل کریں۔ آپ کے خطاب کے بعد کھیلوں کے پروگرام کے شروع ہونے کا اعلان کیا گیا۔ ۹ بجکر ۴۰ منٹ سے تقریباً گیارہ بجے تک ۵۰ میٹر دوڑ، الٹی دوڑ، چائی دوڑ، تین ٹانگوں کی دوڑ، بوری دوڑ اور ۱۰۰ میٹر دوڑ کے سیمی فائنل مقابلہ جات ہوئے ۵۰ میٹر اور ۱۰۰ میٹر دوڑ کے چار اور باقی دوڑوں کے دو دو گروپ بنا کر ہر گروپ میں اول، دوم، سوم آنے والی لڑکیوں کو فائنل مقابلہ کے لئے منتخب کیا گیا۔

ان تمام ایتھلیٹکس کی انچارج محترمہ فضیہ عزیز صاحبہ راولپنڈی اور محترمہ رفیعہ رامہ صاحبہ اور منصفات محترمہ ناصر صاحبہ محترمہ مس حامدہ سلطان صاحبہ اور محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ تھیں۔

امسال ۲۵ مقامات سے ۱۶۴ کھلاڑی لڑکیوں نے کھیلوں اور ٹورنامنٹس میں شرکت کی۔

گیارہ بجے سے ایک بجے تک چھلانگوں کے فائنل مقابلے مسز بشریٰ شاہد صاحبہ اور محترمہ مس محمودہ اختر صاحبہ کی زیرِ نگرانی ہوئے ۱۰۰ سے ساڑھے تین بجے تک تھروز کے مقابلے محترمہ امۃ الباسط صاحبہ فیصل آباد کی زیرِ نگرانی ہوئے۔

بیڈمنٹن سنگل و ڈبل، ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل کے سیمی فائنل مقابلے ایوانِ محمود میں محترمہ رفیعہ غزنوی صاحبہ، محترمہ منیرہ باجوہ صاحبہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ اور محترمہ صالحہ بشریٰ صاحبہ کی زیرِ نگرانی ہوئے جن کی منتخب لڑکیاں فائنل مقابلہ میں شامل ہوئیں۔ ۳ بجکر ۴۰ منٹ پر والی بال کا سیمی فائنل میچ نصرت جہاں کلب ربوہ اور راولپنڈی کے درمیان ہوا۔ ربوہ نے راولپنڈی کے ۱۰ پوائنٹس کے مقابلہ میں ۳۰ پوائنٹس بنا کر میچ جیت لیا۔

۴ بجکر ۱۵ منٹ پر نیٹ بال کا سیمی فائنل میچ ربوہ اور سرگودھا کے درمیان ہوا۔ جس میں سرگودھا نے ربوہ کے ۲ پوائنٹس کے مقابلہ میں ۲۱ پوائنٹس بنا کر میچ جیت لیا۔

دوسرا دن، ۱۸ فروری بروز اتوار

دوسرے دن صبح ساڑھے آٹھ بجے کھلاڑی لڑکیوں سے فرسٹ ایڈ کا تحریری پرچہ لیا گیا۔ جس کے بعد ۹ بجکر ۳۰ منٹ پر کھیلوں کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو محترمہ طاہرہ بشریٰ صاحبہ نے کی۔ بعد ازاں کھیلوں کے پروگرام کا اعلان کیا گیا۔

۹ بجکر ۴۰ منٹ سے ساڑھے گیارہ بجے تک تمام دوڑوں کے فائنل مقابلے ہوئے۔ جن کی منصفات محترمہ مسز ناصر صاحبہ محترمہ مس حامدہ سلطان صاحبہ اور محترمہ صفیہ عزیز صاحبہ تھیں۔

آخر میں مہمانوں کی دوڑ شروع ہوئی جس میں مہمان خواتین کو بچے میں آلو رکھ کر اور اسے منہ میں دبا کر بغیر ہاتھ لگے بھاگنا تھا۔ اس پُرلطف اور مزاحیہ دوڑ میں محترمہ امینہ نعمان صاحبہ ربوہ نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔

قریباً ساڑھے گیارہ بجے تمام دوڑوں کے فائنل مقابلے ختم ہوئے۔

۱۲ بجے فضل عمر کلب ربوہ اور سرگودھا کے درمیان نیٹ بال کا فائنل میچ ہوا جس کی ریفری محترمہ مس رفیعہ غزنوی صاحبہ اور محترمہ فضیہ عزیز صاحبہ راولپنڈی تھیں۔ آدھ گھنٹہ کے میچ کے بعد ربوہ نے سرگودھا کے ۲ پوائنٹس کے مقابلہ میں ۱۴ پوائنٹس بنا کر میچ جیت لیا۔

قریباً ایک بجے فضل عمر کلب ربوہ اور نصرت جہاں کلب ربوہ کے درمیان والی بال کا فائنل میچ ہوا۔ اس میچ میں فضل عمر کلب ونرز اور نصرت جہاں کلب رنرز رہیں۔

ساڑھے بارہ بجے سے قریباً ۲ بجے تک ٹیبل ٹینس سنگل و ڈبل، بیڈمنٹن سنگل و ڈبل کے فائنل میچز ایوانِ محمود میں ہوتے رہے

کارروائی تقسیم انعامات

اس تقریب کا آغاز شام چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو خاکسار ثریا خانم نے کی بعد ازاں محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے اس تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ امۃ المجیب صاحبہ کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے آپ کی قابلیت کو سراہا۔ اس بات کا خصوصاً ذکر کیا کہ پاکستان اور انگلستان میں بورڈز یونیورسٹیز اور خصوصاً آکسفورڈ یونیورسٹی میں اسلامی پردہ کی پابندی کرتے ہوئے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ عورت پردہ میں رہ کر سب کچھ کر سکتی ہے اور یہ کہ پردہ عورت کی ترقیات میں حائل نہیں ہو سکتا۔ آپ نے کردار کی پختگی کا ایسا نمونہ پیش کیا ہے جو قابلِ تقلید ہے۔

اس کے بعد محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ اور محترمہ امۃ الودود صاحبہ نے ترانہ پڑھنا شروع کیا جس کے ساتھ مارچ پاسٹ شروع ہوئی جس کی سلامی محترمہ امۃ المجیب صاحبہ لے رہی تھیں۔ مارچ پاسٹ کے بعد مہمانِ خصوصی نے تمام مقابلوں میں پوزیشن حاصل کرنے والی لڑکیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ بیڈمنٹن سنگل اور ڈبل کی ٹرافی لجنہ لاہور نے حاصل کی۔ یاد رہے لجنہ لاہور تین سال سے یہ ٹرافی حاصل کرتی رہی ہے۔

ٹیبل ٹینس سنگل میں لجنہ ربوہ اور ٹیبل ٹینس ڈبل میں لجنہ جھنگ صدر ٹرافی کی حقدار رہیں فٹ بال میں ربوہ نے ٹرافی حاصل کی۔ والی بال میں بھی لجنہ ربوہ تین سال سے ٹرافی حاصل کرتی رہی ہے۔ آل پوائنٹس میں بھی ربوہ اوّل رہا۔ اس سال کی بہترین کھلاڑی محترمہ شمیم افضل ربوہ کو قرار دیا گیا آپ تین سال سے یہ اعزاز حاصل کرتی رہی ہیں ایک انعام محترمہ رضیہ درّ صاحبہ نے مہمان خواتین سے ایک پہیلی کا صحیح جواب دینے پر مقرر کیا تھا وہ پہیلی ایک شعر کی صورت میں تھی۔

کہ یہ شعر کس کے متعلق کہا گیا ہے۔ محترمہ مسلمہ روزی دارالصدر شمالی ربوہ نے صحیح حل بتا کر انعام حاصل کیا۔ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے ایک انعام ربوہ کی سیکرٹری صحت جسمانی محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ کو دیا گیا۔ محترمہ حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ کی طرف سے دو خصوصی انعامات محترمہ امۃ الکریم احمد سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ مرکزیہ اور محترمہ صاحبزادی امۃ الشکور صاحبہ سیکرٹری صحت جسمانی لجنہ ربوہ کو دئے گئے۔

تقسیم انعامات کے بعد مہمانِ خصوصی محترمہ امۃ المجیب صاحبہ نے بہنوں سے سادہ مگر دلنشین پیرائے میں خطاب کیا۔ آپ نے اپنے اصل موضوع کے متعلق خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انسان اگر کسی نیک عمل کا پختہ ارادہ کرے تو خدا تعالیٰ اس پر ثابت قدم رہنے کی توفیق بھی دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں آپ نے پردہ میں رہ کر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے واقعات کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا کہ انگلستان جا کر ابتداء میں لوگوں کے اعتراضات کا نشانہ بننا پڑا۔ پردہ کو آپکی ترقی میں حائل کرنے کی ہر ممکن کوشش کی گئی مگر خدا تعالیٰ کی تائید ہمیشہ آپ کے ساتھ رہی اور ہر لمحہ وہ استقامت عطا فرماتا رہا اور وہی لوگ جو پردہ کرنے پر آوازیں کسا کرتے تھے۔ عزت کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔ آخر میں آپ نے نصیحت کی کہ جہاں جائیں اسلامی احکامات کی پابندی کریں تا ہمارے نیک نمونہ سے ساری دنیا اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہونے لگے۔

۴ بجکر ۴۵ پر دعا کے ساتھ تقسیم انعامات کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی اور پانچ بجے لجنہ ہال کے گراؤنڈ میں کھلاڑیوں کو ریفرشمنٹ دی گئی اور اس طرح تقریباً ۵ بجکر ۴۵ منٹ پر یہ سادہ اور پُروقار تقریب بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی ★

مرکزی تربیتی کلاس
میں تمام مجالس کی
نمائندگی لازمی ہے
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکزی تربیتی کلاس میں ہر مجلس کی نمائندگی لازمی ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ادائیگی زکوٰۃ سے اموال میں کمی واقع نہیں ہوتی

بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم زکوٰۃ ادا کرنے لگیں گے تو اس سے ہمارے اموال کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے جو درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَمَآ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ (روم: ۴۰)

یعنی جو زکوٰۃ محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے دیں گے تو ایسے طور پر دینے والے اپنے مالوں کو کم نہیں کرتے بلکہ بڑھاتے ہیں۔

ایک اور جگہ یوں ارشاد ہوتا ہے۔

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ (سبا: ۴۰)

یعنی جو بھی تم خرچ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں اس کے بدلہ میں اور دے گا اور وہ سب سے اچھا بدلہ دینے والا ہے۔

پس جماعت کے صاحبِ نصاب احباب وخواتین کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ شرح صدر اور بشاشت قلبی کیساتھ ادا کر کے اپنے اموال کو بابرکت بنائیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خدام توجہ فرمائیں

① خدام بھائی میٹرک کے امتحان سے فارغ ہوتے ہی ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کلاس میں داخلہ لیں۔

② ٹائپ اور شارٹ ہینڈ سیکھ کر آپ اپنا مستقبل بہتر بنا سکتے ہیں۔

(مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شارٹ ٹینڈر نوٹس

۱۔ مندرجہ ذیل کاموں کے لئے محکمہ انہار کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے جنہوں نے ۸۳-۱۹۸۲ء کی فیس جمع کرادی ہو کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ سے کم یا زیادہ کی بنا پر ٹینڈر مطلوب ہیں۔ ثبوت کے طور پر تجدیدی فیس کی رسید ہمراہ لاویں۔

۲۔ زرضمانت شیڈول بنک کی کال ڈیپازٹ کی صورت ہمراہ ہونا ضروری ہے ورنہ ٹینڈر قابل غور نہیں ہوگا۔

۳۔ کام محکمہ کی ہدایات اور قانون کے مطابق ہوگا۔

۴۔ تفصیلات زیرِ دستخطی کے دفتر سے اوقاتِ کار کے دوران دیکھی جاسکتی ہے۔

۵۔ منظوری کا اختیار افسر مجاز کے پاس ہے وجہ بتائے بغیر ٹینڈر مسترد کر سکتا ہے۔

۶۔ ٹینڈر مورخہ ۳-۳-۸۳ بوقت گیارہ بجے تک وصول کئے جائیں گے اور اسی وقت حاضر آمدہ ٹھیکیداران کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔

۷۔ ٹینڈر فارم ہیڈ کلرک کے دفتر ہذا بعوض مقررہ قیمت (ناقابلِ واپسی) حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

۸۔ دیگر شرائط عہدنامہ کے مطابق ہوں گے۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ لاگت	زرضمانت	مدت
۱۔	پیلی ماشنر کے کناروں کو مضبوط کرنا از برجی نمبر ۵ تا ۲۶۱۵۰	۵۷۰۰۰/-	۱۱۴۰/-	دو ماہ
۲۔	۳۔ ایل راجباہ کے کناروں کو مضبوط کرنا از برجی نمبر ۸۵ تا ٹیل	۴۶۰۰۰/-	۹۲۰/-	

ملک نذیر حسین مہتمم انہار تریموں بیراج ڈوتیرن تریموں

آئی پی ایل-۱۸۸۷/۸۳۳

لجنات بیرون پاکستان اور تحریک جدید

لجنات بیرون پاکستان کی اطلاع کے لئے تحریک جدید کے معاونین خصوصی کے معیار درج ذیل ہیں:

امریکہ و کینیڈا:۔ صف اوّل: ۳۰۰ ڈالر سے زائد صف دوم: ۱۵۰ ڈالر سے زائد۔

دیگر ممالک:۔ " " : ۱۰۰ پونڈ " " " " : ۵۰ پونڈ " " "

(سیکرٹری تحریک جدید لجنہ مرکزیہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات

مہمان خانہ مستورات قریباً مکمل ہو چکا ہے۔ چند غسل خانے اور تعمیر ہونے باقی ہیں۔ ماہ فروری میں صرف -/۸۶۹۵ آمد ہوئی ہے۔ اس آمد کو شامل کر کے مہمان خانہ کی کل آمد ۶۸۱۲۴۰/۲ ہوتی ہے اور اس وقت تک کل خرچ -/۶۰۲۷۰۰/۹ ہو چکا ہے۔ بعض ضروری کام اور ہونے باقی ہیں تاکہ مستورات جلسہ سالانہ اور اجتماع کے موقعہ پر زیادہ سے زیادہ آرام پا سکیں اس لئے کوشش کریں کہ جو بہنیں ابھی تک چندہ میں شامل نہیں وہ اس میں شامل ہوں۔ نام کندہ کروانے کے لئے تین سو روپے بھجوائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

خاکسارہ کے بھائی عزیزم مکرم ظفر احمد چیمہ ابن مکرم چوہدری غلام رسول صاحب چیمہ آف داتہ زید کا ضلع سیالکوٹ کا نکاح بعوض ۵۰۰۰ر مہر ہمراہ عزیزہ صادقہ بیگم بنت ذکاء اللہ چیمہ ساکن داتہ زید کا مقامی مسجد احمدیہ میں پڑھا گیا بعد از نکاح تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ خداوند کریم اس رشتہ کو جانبین و اسلام و احمدیت کیلئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(اہلیہ محمود انور چیمہ کارکن دفتر ۲۰۵ ربوہ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ نذیرہ بیگم صاحبہ معرفت منہاس میڈیکل سٹور ڈاہرانوالہ ضلع بہاولنگر نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری علی شیر صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۱۸/۸۰ تحریک جدید میں اس وقت مبلغ ۲۷۹/۵۰ روپے موجود ہیں۔ رقم مذکور مجھے ادا کئے جانے پر مرحوم کے دیگر ورثاء کو کوئی اعتراض نہیں۔

لہٰذا رقم مبلغ ۲۷۹/۵۰ روپے مجھے ادا کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء)

دعائے مغفرت

ہمارے والد محترم محمد خاں صاحب نیازی ۱۴ جنوری ۸۳ء کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

مرحوم ۱۹۱۷ء میں ضلع میانوالی میں پیدا ہوئے میٹرک کا امتحان دے رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام سنا۔ آپ پیدل قادیان گئے کیونکہ والدین نے سائیکل بھی چھین لی اور نقدی بھی چھین لی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نور اللہ مرقدہٗ کے دستِ مبارک پر بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی اور تا دمِ آخر اس پر قائم رہے جس دن آپ نے وفات پائی اس دن اتفاق سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ لاہور تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے۔ مغفرت فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ہمارا خدا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(فوزیہ بحرین خان ۱۴/۲ توحید پارک مغل پورہ لاہور)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کے ارشاد کیمطابق الفضل کی توسیع اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ (مینیجر)

السّٰبِقُوْنَ کی ایک صفت۔ خدا کے دیئے ہوئے مال کا ایک بہترین حصہ اسکی راہ میں پیش کرنا ہے (ناظم مال وقف جدید ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو اس وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں ★

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۵۲۰۸

مَیں آمنہ صدیقہ بیوہ مرزا مولا بخش صاحب قوم راجپوت جٹی پیشہ ریٹائر معلم عمر ۵۵ سال ـــ پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر ایک ہزار روپے۔

۲:۔ پلاٹ ایک کنال ۳۹/۲ واقع دارالنصر شرقی ربوہ مالیتی بیس ہزار روپے ۲۰،۰۰۰/- روپے از ترکہ خاوند۔

۳:۔ پنشن کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا فیصلہ ہونے پر اطلاع دوں گی۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ آمنہ صدیقہ بیوہ مرزا مولا بخش صاحب فیض باغ مغل منزل لاہور۔

گواہ شد ۱:۔ سید مشرات احمد وصیت نمبر ۱۴۰۸۰۔

گواہ شد ۲:۔ محمد اسحاق صدر حلقہ پرانی انارکلی ۱۶ نابینہ روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۵۲۰۹

مَیں سید عابد حسین گیلانی ولد سید منظور حسین شاہ صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال ـــ پیدائشی احمدی ساکن ۲۹۸ این سمن آباد ضلع لاہور عمر ۲۵ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید عابد حسین گیلانی مکان ۲۹۸ سمن آباد لاہور ۲۵

گواہ شد ۱:۔ محمود احمد صاحب قریشی وصیت ۱۷۵۳۳

۷۷۳/۸ سمن آباد۔ لاہور۔

گواہ شد ۲:۔ عبدالستار وصیت ۲۹۸۸ غلام نبی کالونی سمن آباد۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۵۲۱۰

مَیں جبیہ عابد زوجہ سید عابد حسین گیلانی صاحبہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال ـــ پیدائشی احمدی ساکن ۲۹۸ این سمن آباد ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ ایک سیٹ طلائی دمار کانٹے۔ انگوٹھی ۲ عدد وزن ۴ تولہ۔

۲:۔ چوڑیاں طلائی ۶ عدد وزن ۴ تولہ کل زیورات طلائی ۸ تولہ جس میں ملاوٹ شامل ہے مالیتی ۱۵۰۰/- روپے۔ حق مہر بصورت زیورات مندرجہ بالا وصول کر لیا گیا ہے۔

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ جبیہ عابد ۲۹۸ سمن آباد۔ لاہور۔

گواہ شد ۱:۔ سید عابد حسین خاوند موصیہ۔

گواہ شد ۲:۔ محمود احمد قریشی وصیت نمبر ۱۷۵۳۳

۷۷۳/۸، سمن آباد۔ لاہور۔

مسل نمبر ۲۵۲۱۱

مَیں امۃ اللطیف زوجہ محمد منشا صاحب طارق قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال ـــ پیدائشی احمدی۔ ساکن ۳۲ محمدی پارک ضلع راج گڑھ۔ لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ حق مہر بذمہ خاوند ۷،۰۰۰/- روپے

۲:۔ زیورات طلائی بالیاں ایک جوڑی۔ انگوٹھیاں ۲ عدد چوڑیاں ۱۰ عدد کل زیورات ۱۰۰ گرام ۲۲ قیراط مالیتی ۱۷،۰۰۰/- روپے۔

۳:۔ نقد ۷،۰۰۰/- کل جائیداد مالیتی ۳۱،۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ امۃ اللطیف زوجہ محمد منشا طارق صاحب ۳۲ محمدی پارک راجگڑھ۔ لاہور۔

گواہ شد ۱:۔ محمد منشا صاحب طارق خاوند موصیہ۔

گواہ شد ۲:۔ صلاح الدین وصیت نمبر ۴۸۸۹ ۱۸۷/۱۰ رحیم پارک ملتان روڈ لاہور ۲۵

مسل نمبر ۲۵۲۱۲

مَیں محمد اصغر ولد مولوی عبدالرؤف صاحب قوم ابڑو پیشہ ٹھیکیداری عمر ۴۵ سال بیعت ۱۹۴۸ء ساکن کھنڈو ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ ۳½ ایکڑ زمین واقع وچھو کھنڈو تعلقہ وارڈ ضلع لاڑکانہ میں ہے مالیتی ۱،۰۰۰/- روپے

۲:۔ مکان کچا بنا ہوا ہے رقبہ ۲۰۰۰ فٹ ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ۱،۰۰۰/- Rs. ماہوار بصورت ٹھیکیداری مل رہے ہیں۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد اصغر ابڑو ولد مولوی عبدالرؤف ابڑو۔ پی۔او کھنڈو تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ۔

گواہ شد ۱:۔ رفیع احمد پسر موصی۔

گواہ شد ۲:۔ نثار احمد ولد مولوی عبدالغفور صاحب۔ پی۔او کھنڈو تحصیل وارہ ضلع لاڑکانہ۔

مسل نمبر ۲۵۲۱۳

مَیں جمیلہ پروین صاحبہ بیوہ ملک رشید احمد مرحوم۔ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۶ جون ۱۹۸۲ء ساکن چاہ قبوالہ ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰/۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱:۔ گلوبند ۲½ تولہ۔ ۲:۔ کڑے ۲½ تولہ۔

۳:۔ کانٹے و چھاپ ایک تولہ کل زیورات طلائی ۶ تولہ مالیتی ۱۰،۲۰۰/- روپے۔

۴:۔ سلائی مشین ممتاز پرانی مالیتی ۳۰۰/- روپے

۵:۔ گھڑی کلائی مالیتی ۱۲۵/- روپے۔

۶:۔ نقد ۴۰۰/- روپے ۷:۔ بکری مالیتی ۳۰۰/- روپے

مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ مَیں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:۔ جمیلہ پروین بیوہ ملک رشید احمد مرحوم چاہ جنوالہ موضع ٹھنڈا تحصیل لودھراں ضلع ملتان

گواہ شد ۱:۔ جمال الدین شمس ولد ملک احمد دین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ملتان۔

گواہ شد ۲:۔ ملک احمد دین ولد محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ لودھراں ضلع ملتان۔

خریداران مصباح کیلئے ضروری اعلان

مارچ کا مصباح ۱۵ مارچ ۱۹۸۳ء کو پوسٹ کر دیا گیا ہے جن خریداران کو رسالہ نہ ملے دس دن کے اندر اندر دفتر کو اطلاع دیں ان کو رسالہ بھجوا دیا جائے گا۔ دس دن کے بعد موصول ہونے والی شکایت پر کوئی کاروائی نہیں کی جائے گی۔ (منیجر ماہنامہ مصباح ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ :- قرارداد تعزیت

چنانچہ آپ نے ۱۹۰۹ء - ۱۹۱۰ء میں سیرۃ النبی ﷺ مدرسہ تعلیم الاسلام سکول قادیان کی حیثیت سے سلسلہ کی دینی و تعلیمی خدمات کا آغاز فرمایا۔ ۱۹۱۷ء سے ۱۹۳۱ء تک تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے ہیڈ ماسٹر رہے۔ اسی دوران کچھ عرصہ کے لئے ریویو آف ریلیجنز اردو انگریزی کے ایڈیٹر بھی رہے۔ جنوری ۱۹۲۳ء سے دسمبر ۱۹۲۵ء تک آپ امریکہ میں تبلیغ اسلام کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ۱۹۳۶ء سے ۱۹۴۴ء تک دوبارہ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں خدمات بجالائے۔

۱۹۴۴ء سے ۱۹۴۷ء تک گرلز ہائی سکول قادیان میں ہیڈ ماسٹر اور منیجر کے عہدہ پر مامور رہے۔ ۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد اکتوبر ۱۹۴۷ء سے لے کر اپریل ۱۹۶۵ء تک صدر انجمن احمدیہ میں بطور ناظر تعلیم۔ جماعت کے تعلیمی اداروں کی نگرانی و راہنمائی کا فریضہ بجالاتے رہے۔ بعد ازاں مئی ۱۹۶۶ء سے لے کر آپ صدر انجمن احمدیہ کے صدر کے منصب جلیلہ پر فائز رہے اور اس طرح ۱۹۰۷ء سے لے کر ۱۹۸۳ء تک عہد وقف اور عہد خدمت کو نہایت شاندار اور قابل رشک انداز سے نبھا کر ایک حسین نمونہ قائم فرما گئے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

آپ کے شاندار خدمات اعلیٰ کارکردگی اور قابل تقلید وفا شعاری کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمودہ الفاظ سے زیادہ موزوں اور بہتر الفاظ ملنے ممکن نہیں۔ چنانچہ حضور نے خطبہ جمعہ ۱۱ مارچ ۱۹۸۳ء میں حضرت مولوی صاحب کو داعی الی اللہ قرار دیتے ہوئے فرمایا "اب آخر پر میں ایک ایسے داعی الی اللہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جو تین روز قبل ہم سے جدا ہو گیا۔ یعنی حضرت مولوی محمد دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۷ء میں جب پہلی مرتبہ وقف زندگی کی تحریک فرمائی اور دوستوں کو اس طرف بلایا کہ اپنا سب کچھ خدا کے حضور پیش کر دیں اور دین کی نصرت کے لئے حاضر ہو جائیں۔ وہ تیرہ خوش نصیب جنہوں نے سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہا تھا۔ ان میں ایک حضرت مولوی محمد دین صاحب بھی تھے اور پھر تمام عمر بڑی وفا کے ساتھ اس عہد کو نبھایا۔ ۱۹۲۳ء سے ۱۹۲۵ء تک آپ بہت کامیابی کے ساتھ امریکہ میں تبلیغ کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ ان دو سالوں کا تو کیا ذکر تمام عمر آپ ایک نہایت ہی پاک نفس اور درویش صفت انسان کے طور پر زندہ رہے کوئی انانیت نہیں تھی کوئی تکبر نہیں تھا ایسا بچا ہوا وجود تھا جو خدا کی راہوں میں بچھ کر چلتا تھا۔ ذکر الٰہی سے ہمیشہ آپ کی زبان تر رہتی۔ آپ زندگی کے آخری سانس تک داعی الی اللہ رہے۔ بستر پر پڑا ہوا بظاہر ایک ایسا وجود تھا جو دنیا کی نگاہ میں ناکارہ ہو چکا تھا مگر جیسا کہ میں نے پہلے تقریر میں بیان کیا تھا۔ جب میں سپین سے واپس آیا اور حضرت مولوی صاحب کی خدمت میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا تو پہلی بات جو انہوں نے کی وہ یہ تھی کہ میں سپین کے مشن اور آپ کے دورے کی کامیابی کے لئے مسلسل دعائیں کرتا رہا ہوں۔ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ کی دعائیں مجھے پہنچتی رہیں اور میں ان کو خدا تعالیٰ کی رحمت اور فضلوں کی صورت میں آسمان سے برستے ہوئے دیکھتا تھا کون جانتا ہے کہ کتنا بڑا حصہ مولوی صاحب کا تھا اس کامیابی میں جو اس سفر کو نصیب ہوئی۔"

پس ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ ایک داعی الی اللہ۔ پاک نفس درویش صفت۔ وفا شعار مستجاب الدعوات اور نافع الناس وجود کی رحلت پر گہرے صدمہ اور قلبی جذبات کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضرت مولوی صاحب کو اپنے محبوب، آقا جن کے فیض صحبت سے آپ نے پاک اور مثالی زندگی بسر کی کے قرب خاص میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہماری یہ بھی دعا ہے کہ آج اگر ایک محمد دین ہم سے جدا ہوا ہے تو خدا کرے لاکھوں کروڑوں محمد دین پیدا ہوں اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دامن ایسے مخلصین سے ہمیشہ بھرا رہے۔ آمین۔

نیز ہم جملہ ممبران صدر انجمن احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مولوی صاحب کی دونوں صاحبزادیوں اور دیگر اعزا کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے اور حضرت مولوی صاحب کی جدائی کے صدمہ پر صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اخبار احمدیہ

خاکسار کی ہمشیرہ عزیزہ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب طاہر کراچی کو آنکھوں کی تکلیف ہے ایک آنکھ کا دوبارہ اپریشن ہوا ہے۔ لیکن تکلیف مسلسل چل رہی ہے اور ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ شاید تیسری دفعہ اپریشن کی ضرورت ہو احباب کرام کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی ہمشیرہ کو آنکھوں کی بیماری سے شفاء عطا فرمائے اور نظر کو سلامت رکھے۔ آمین۔ (نسیم سیفی ربوہ)

مربیان کرام متوجہ ہوں

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر انتظام سالانہ تربیتی کلاس ۲۹ اپریل تا ۵ مئی ۱۹۸۳ء مرکز میں منعقد ہوگی ہر مجلس کی نمائندگی کے لئے بھرپور کوشش کریں۔ اور اپنی رپورٹ میں اس کے نتیجہ سے مطلع فرمائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ناروے میں تربیتی کلاسز کا انعقاد

مکرم سید کمال یوسف صاحب مبلغ سلسلہ اطلاع دیتے ہیں کہ مسجد میں پانچوں نمازیں باجماعت ہوتی ہیں۔ جو احباب مسجد سے کافی دور ہیں۔ وہ اپنے قریبی پانچ مراکز میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں ماہ فروری میں دس گروپس کے تین صد تینتیس ۳۳۳ افراد مسجد میں آئے جنہیں اسلام سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں۔ ناصرات اور خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاسز کا انعقاد عمل میں آیا۔ ناروے کا سالانہ جلسہ ۱۳ فروری کو بخیریت منعقد ہوا۔

(مرسلہ وکالت تبشیر)

برطانیہ کے ایک سکول میں نماز کا اجراء

رواداری اور بردباری اعلیٰ انسانی خلق میں سے ہے اس کی تازہ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے بریڈفورڈ (انگلستان) کے مبلغ مکرم عبدالحفیظ صاحب کھوکھر لکھتے ہیں کہ ہمارے ایک خادم عزیز کلیم اللہ صاحب ایسی سکول میں داخل ہوئے تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ میں نماز کا کیا کروں۔ میں نے انہیں کہا کہ سکول میں ہی کسی جگہ پڑھ لو۔ بعد میں خیال آیا کہ سکول کے ہیڈ ماسٹر سے بات کرنی چاہیئے۔ چنانچہ میں نے فون پر ہیڈ ماسٹر صاحب سے بات کی تو انہوں نے فوراً نماز کے لئے جگہ کا انتخاب کیا اور وہاں باقاعدہ نماز کا اجراء ہو گیا۔ الحمد للہ۔

سیکرٹریان ناصرات توجہ کریں

(محترمہ سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

رسالہ تشحیذ الاذہان خدام الاحمدیہ مرکزیہ اطفال کے لئے نکالتی ہے۔ یہ رسالہ چھوٹے بچے خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں سب کیلئے یکساں مفید ہے۔ اس نوٹ کے ذریعہ میں احمدی بچیوں کو تحریک کرتی ہوں کہ اگر وہ استطاعت رکھتی ہیں تو ضرور یہ رسالہ خریدیں تا گھر بیٹھے ان کی دینی تعلیم اور تربیت ہو سکے۔ سیکرٹریان ناصرات کو چاہیئے کہ جہاں بچیاں یہ استطاعت نہ رکھتی ہوں کہ وہ رسالہ خرید سکیں وہ چندہ اکٹھا کر کے ایک رسالہ اپنی اپنی ناصرات کے لئے لگائیں۔ تمام بچیوں کے لئے جو ناصرات کی عمر کی ہیں ضروری ہے کہ وہ اس رسالہ کا مطالعہ کریں تا ان کا علم بڑھے۔

توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی تحریک پر ربوہ سے باہر بھی احباب لبیک کہہ رہے ہیں۔ کوئٹہ سے ہمارے ایجنٹ مکرم عبدالرحمان خانصاحب احمدی نے اطلاع دی ہے کہ ایک ماہ کے اندر کوئٹہ میں ۲۰ نئے خریداروں کا اضافہ ہوا ہے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مزید کے لئے کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

داخلہ برائے ایم ایس سی زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں ایم ایس سی (بائیو کیمسٹری، کیمسٹری۔ باٹنی زوالوجی۔ فزکس سٹیٹکس ریاضی، مائیکروبیالوجی، فزیالوجی، پیتھالوجی، نیوٹرنیشن، فارمکولوجی) کے داخلے شروع ہو رہے ہیں درخواست دینے کی آخری تاریخ ۲۶ مارچ ہے۔ درخواست فارم یونیورسٹی سے مل سکتے ہیں

مزید معلومات کیلئے
خالد منیر احمد ۱۸-۷
شہزاد احمد ۱۹-۷
لیاقت ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

سامان سپورٹس

ہر قسم کی کھیلوں کا سامان تھوک و پرچون نرخوں پر۔ ادارہ جات سکول و کالج کیلئے بول بیل ریٹوں پر۔ مضبوط پائیدار الیکٹرک پنکھے نیز نہایت اعلیٰ ایئر رم کولر

مندرجہ ذیل پتوں پر حاصل کریں

۱۔ ناصر جنرل سٹور و سپورٹس ربوہ
چوک یادگار حضرت اماں جان نزد دارالضیافت
۲۔ حمید الدین کا تبسم مکان ۱۳۱
ناصر آباد کالونی ربوہ

اکسیر اپھارہ

شتر اور بھیڑ سے ہونیوالا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔ قیمت فی پیکٹ ۲/۵۰ درجن ۲۲/۵۰۔ گروس ۲۵۲/ بونس علاوہ

تفصیلات کیلئے کیوریٹو ویٹرنری گائیڈ مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ بیوی) کچہری بازار ربوہ فون ۶۰۷

کیوریٹو ویٹرنری سنٹر :-
شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد